© rasailojaraid.com

میزان

تبصرۂ کتب

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

نام کتاب: فرہنگ سیرت

مؤلف: سید فضل الرحمٰن

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی

صفحات: ۴۳۸

قیمت: ۴۸۰

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری۔ امریکہ

سیرت طیبہ کا موضوع اپنے توسع کے اعتبار سے بھی اور اپنے تنوع کے لحاظ سے بھی جس آفاقیت کا حامل ہے، اس کی حدود ناپی نہیں جا سکتیں۔ یہ نہ مبالغہ ہے، نہ محض بیانِ عقیدت، اس کی تصدیق آج ہمارے درمیان موجود لٹریچر کر رہا ہے، یہ گواہی تو روزِ روشن کی سی حقیقت رکھتی ہے، جس کے لیے دلائل کی ضرورت نہیں۔

سیرت طیبہ کے ان تنوعات اور امکانات کو آج کے بعض اہل تحقیق سیرت نگاروں نے جس طرح برتا ہے، وہ بہ جائے خود ایک موضوعِ تحقیق ہے۔ ہمارے ممدوح اور عہد حاضر کے فاضل ترین سیرت نگاروں میں سے ایک جناب حافظ سید فضل الرحمٰن مدظلہ کا قلم بھی تنوع پسند اور تحقیق کا خوگر ہے، وہ ایسے ایسے موضوعات منتخب کرتے ہیں اور پھر ان موضوعات کے ذیل میں ایسے ایسے نکات چن دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ آپ کے ان امتیازات میں سے غالباً سب سے اہم کام فرہنگِ سیرت ہے، اور آپ کی ضخیم علمی و تحقیقی کاوش ہادیٔ اعظم (تین جلدیں) کے بعد یہ آپ کا بڑا تعارف ہے۔ معروف محقق، ادیب اور سیرت نگار ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی نے فرہنگ سیرت کو ایک دنیائے محبت و علم قرار دیا ہے۔ آپ اپنے مضمون کے آغاز ہی میں فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید فضل الرحمٰن صاحب کے لیے سرمایۂ ایمان بھی ہے۔ اور میراث پدر بھی۔ پھر نسبی طور پر یہ محبت اُن کے خون میں شامل ہے۔

سید فضل الرحمٰن سلمہٗ کی کتاب ہادیٔ اعظم، سیرت و حیاتِ محمدی کا ایک آئینہ خانہ ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے لیے انہوں نے حدیث، تفاسیر اور اسلامی تاریخ کی اولین کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اُن کے حافظے اور قوتِ اخذ کا کرشمہ ہے کہ ہادیٔ اعظم میں ایسی معلومات ہیں جو عام طور پر سیرت کی کتابوں میں نہیں ملتیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی فضل الرحمٰن صاحب کی زندگی، فکر اور علم کا مرکزی نقطہ ہے۔ وہ اسی نقطے کے گرد دائرے بناتے جا رہے ہیں۔ ذاتِ رسولِ عربی ﷺ اُن کا بنیادی حوالہ ہے۔ وہ حیات و کائنات کو اسی حوالے سے دیکھتے ہیں، اور اس کی دستاویز فرہنگِ سیرت ہے۔ (فرہنگ سیرت: ص ۱۶)

یہ کتاب پہلی بار مئی ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی تھی، اس وقت اس کی ضخامت ۳۲۸ صفحات تک محدود تھی، اس کا دوسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے، یہ نومبر ۲۰۱۳ء میں منظر عام پر آیا ہے۔ یہ کتاب اپنے انداز، اسلوب، تحقیق و تدقیق، ریاضت اور پیش کش کے اعتبار سے سیرت لٹریچر میں منفرد و متفرد ہے اور امتیازی شان کی حامل ہے۔ یہ کتاب اپنے جدید ایڈیشن میں ساڑھے چار ہزار الفاظ، مقامات، شہر، شخصیات، پہاڑوں، چشموں اور قبائل وغیرہ کی تفصیلات پر مشتمل لغت کے اسلوب میں ہے، ان تمام الفاظ کا تعلق سیرتِ طیبہ سے ہے۔ مزید خوبی اور امتیاز یہ ہے کہ کتاب کے آخر میں ۳۲ رنگین نقشے بھی شامل ہیں، جو مقاماتِ سیرت کی وضاحت کے لیے نہایت مدد و مفید ہیں۔ اسی لیے ادارے کی جانب سے اسے بجا طور پر ''ایک منفرد اور نئی پیش کش'' قرار دیا گیا ہے۔

معروف محقق، مورخ اور مترجم پروفیسر علی محسن صدیقیؒ مولف کی محنت اور لگن کا ذکر کرتے ہوئے مثالوں سے اپنی بات کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

مؤلف کی محنت اور لگن کا صرف اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ''مالک'' کے تحت ۴۱ر اعلام کا ''سعد'' کے تحت ۳۵ر اعلام کا ''عامر'' کے ذیل میں ۳۲ر اعلام کا ''عمرو'' کے ذیل میں ۳۱ر اعلام کا ''عوف'' کے ضمن میں ۲۶ر اعلام کا ''ربیعہ'' کے ضمن میں ۲۳ر اعلام کا ''حارث'' [illegible] میں ۲۱ر اعلام کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ''کعب'' کی فرہنگ میں ۱۹/ اعلام کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ میں نے ایسے چند اعلام کا یہاں حوالہ دیا ہے۔ ایسے بہت سے ہم نام، اشخاص و قبائل ہیں جن کی تعداد دسیوں سے زیادہ ہے۔ (ص ۱۳)

وہ مزید لکھتے ہیں:

فرہنگ نگاری مشکل فن ہے۔ اس میں کم سے کم لفظوں میں تمام ضروری باتوں کو درج کرنا پڑتا ہے اسے فن بلاغت میں ''ماقل و دل'' کہتے ہیں۔ یعنی لفظ کم ہوں اور معانی کثیرہ پر دلالت کریں۔ حافظ صاحب کی کتاب ''فرہنگ سیرت'' میں یہ وصف بہ طورِ خاص موجود ہے۔ اسے ہم چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔ ان سے فرہنگ نگار کی مشاقی اور موضوع پر عبور کا پتا چلتا ہے اور قاری کو نادر معلومات بھی بہم پہنچتی ہیں:

۱۔ خلیفہ بن خیاط: وفات ۲۴۰ھ۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات و غزوات کے سلسلے میں اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ھ تک کے واقعات ہیں، سن وار تاریخ میں یہ پہلی اور مستند کتاب ہے۔

۲۔ یوم العروبہ: جمعہ کا قدیم نام۔ اسلام سے پہلے جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔

۳۔ ابرین: بحرین میں الاحساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی۔ یہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے۔

۴۔ اسما بنت ابی بکرؓ: حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی، زبیرؓ بن عوام کی بیوی، عبداللہ بن زبیر کی ماں۔ ''ذات النطاقین: ان کا لقب ہے۔ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں سو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (ص: ۱۴)

یہ کتاب اپنے اختصار کے باوجود ان صحابہ کرام کی قاموس کا بھی درجہ رکھتی ہے، جو عہد نبوی میں کسی بھی حوالے سے فعال رہے، اور ان اہم سیرت نگاروں کا بھی تذکرہ کرتی ہے، جن کی مساعی کی بہ دولت یہ تفصیلات و جزئیات سیرت آج ہمارے پاس موجود ہیں۔

کتاب لکھنا پھر آسان ہے، مگر مستند کتاب لکھنا مشکل ہے، اسی طرح کتاب لکھنا تو آسان ہے، مگر تحقیقی اسلوب میں بیان کرنا مشکل ہے، بعینہ اس طرح تحقیقی اسلوب بھی اختیار کیا جا سکتا ہے، مگر اسلوب کو جدت، انداز کو ندرت اور تحقیق کو وسعت عطا کرنا کارِ دارد ہے، آج بھی اس نوعیت کی کتب خال خال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دکھائی دیتی ہیں۔ان وجوہ سے فرہنگ سیرت ایک انفرادی کاوش ہے، جو امتیاز کے ساتھ تادیر زندہ رہے گی۔آخر میں یہ بھی ذکر کرنا مناسب ہے کہ اسے سیرت ایوارڈ بھی دیا جاچکا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ کسی ایوارڈ کے لیے ایسی کتب کا انتخاب خود ایوارڈ کے وقار میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور مولف علام کو اجرِ جزیل سے نوازے۔

نام کتاب: خطبات سرگودھا

مولف: ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی

مرتب: ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

ناشر: یونیورسٹی آف سرگودھا

قیمت: درج نہیں

صفحات: ۳۰۴

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی آج کی دنیائے سیرت کا معتبر ترین نام اور خصوصیت سے پاک و ہند کے سیرت نگاروں کے لیے استناد کا درجہ رکھتے ہیں۔جس تنوع اور توسیع کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے مطالعۂ سیرت آگے بڑھایا ہے، اور اس کے نئے نئے گوشے وا کیے ہیں، وہ ان ہی کا امتیاز ہے۔آپ کی کتب تسلسل سے سامنے آتی رہتی ہیں، اور ان صفحات میں ان پر تبصرہ بھی ہوتا رہا ہے۔السیرہ کے قارئین طویل عرصے سے آپ کی نگارشات سے بھی متمتع ہو رہے ہیں، فللہ الحمد۔اس کے ساتھ ساتھ خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں آپ کے محاضرات اور خطبات کا سلسلہ بھی جاری ہے، اور اس حوالے سے پاکستان کی متعدد جامعات کو یہ شرف حاصل ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے فیضان علم سے ان جامعات کے اساتذہ، فضلا اور طلبہ کو متمتع کیا ہے۔ان جامعات میں جامعہ سرگودھا بھی شامل ہے۔

مارچ ۲۰۱۵ء میں ڈاکٹر صاحب نے یونیورسٹی آف سرگودھا میں دس خطباتِ سیرت عطا کیے۔یہ تمام عنوانات تفصیلی مطالعے کا تقاضا کرتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے یہ خطبے اب اشاعتی مرحلے سے گزر کر ہمارے سامنے ہیں۔

ان خطبات کے عنوانات یہ ہیں:

© rasailojaraid.com